International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

ماحولیاتی/موسمیاتی تغیرات اور میڈیا کی ذمہ داری پر اسلامی نقطہ نظر

ISLAMIC PERSPECTIVE ON ENVIRONMENTAL/CLIMATE CHANGE AND MEDIA RESPONSIBILITY

1. ***Dr. Zeenat Haroon***
dr.zeenat@uok.edu.pk
Associate Professor, Department of Quran and Sunnah - University of Karachi.

2. ***Dr.Saad Jaffar***
Corresponding Author
saadjaffar@aust.edu.pk
Lecturer Islamic Studies, Abbottabad University of Science and Technology, Abbottabad, Pakistan.

Vol. 03, Issue, 02, April-June 2025, PP:1-12

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-04-25	03-05-25	30-06-25

Abstract

In Islam, the environment is viewed as a divine trust (Amanah) bestowed upon humanity by Allah. The Qur'an repeatedly emphasizes that humankind has been appointed as Khalifah (vicegerent) on earth, entrusted with the duty to protect and preserve the natural balance (Mizan). Any act of corruption, exploitation, or destruction of nature is condemned in the Qur'an: "Do not cause corruption on the earth after it has been set in order" (Qur'an 7:56). Climate change, driven largely by human negligence and greed, can thus be seen as a form of fasad fil-ard (corruption on earth), which Islam warns against.In the light of this teaching, addressing climate change is not merely a scientific or political issue but a moral and spiritual obligation. Islam encourages moderation (wasatiyyah), discourages

CC BY

wastefulness (israf), and promotes sustainable use of natural resources. Planting trees, conserving water, and protecting animals are all highlighted in Prophetic traditions. For example, the Prophet Muhammad (peace be upon him) said: "If a Muslim plants a tree or sows seeds, and then a bird, or a person, or an animal eats from it, it is regarded as charity.Such teachings highlight Islam's holistic approach to environmental care.Within this framework, the role of the media becomes extremely significant. Media platforms today act as the voice that reaches every individual, shaping awareness and guiding behavior. From an Islamic perspective, media has a responsibility to spread truth. Therefore, the media must educate society about the dangers of climate change, discourage harmful practices such as deforestation and pollution, and promote sustainable alternatives in line with Islamic principles of stewardship.In conclusion, climate change is both an environmental and ethical challenge. Islam provides clear guidance on protecting nature, and the media holds the responsibility to communicate these values, inspire action, and mobilize communities to fulfill their duty as stewards of the earth.

***Key Words**: Media, environmental change, research, publicity, awareness campaign.*

موضوع کا تعارف:

ماحول اور فطرت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں جو انسان کو زندگی کے تمام وسائل فراہم کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں بارہا زمین، آسمان، پانی، ہوا، نباتات اور حیوانات کو اللہ کی نشانیوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے اور ان کے توازن کو قائم رکھے۔ لیکن دورِ حاضر میں صنعتی ترقی، بے جا استعمال، اسراف اور بے اعتدالی کی وجہ سے زمین کے قدرتی توازن کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کے نتیجے میں موسمیاتی تغیرات ایک عالمی مسئلے کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی، پانی کی قلّت اور جنگلات کی کٹائی جیسے مسائل نہ صرف انسانی صحت بلکہ آئندہ نسلوں کے وجود کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

اس تناظر میں میڈیا کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ جدید دور میں میڈیا محض خبر رسانی کا ذریعہ نہیں بلکہ عوامی شعور بیدار کرنے اور رویوں کو تشکیل دینے میں ایک طاقتور قوت بن چکا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں جہاں ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کی ہدایت موجود ہے، وہاں ابلاغ اور نصیحت کو بھی اہم ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا میڈیا پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عوام الناس کو ماحولیاتی بحران اور موسمیاتی تغیرات کے اثرات سے آگاہ کرے، اور مثبت طرزِ عمل اپنانے کی ترغیب دے۔

فرمان الٰہی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ-وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ-وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَیْنِ-وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ (1)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں، اسی نے تمہارے لیے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

تخلیقِ کائنات اور اسکا مقصد اللہ کی اس آیت سے واضح نظر آتا ہے۔

چاند سورج ستارے یہ سب اللہ کے طے کردہ نظام کے تحت وقتِ مقررہ پر اپنے کام میں مصروف ہیں۔

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا-ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ (۲)

اور سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ-وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (۳)

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے۔ سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں تیر رہا ہے۔

یعنی ہر چیز اپنے کام میں مصروف ہے اور اللہ کے حکم کے تابع ہے اور اسی کے نتیجے میں بارش کا ہونا، برف باری، شدید گرمی، بہار کا موسم یہ تمام موسمیاتی تغیرات ہیں جو اللہ کے حکم سے جاری وساری ہیں اور یہ قدرتی موسمیاتی تغیرات انسانوں اور دوسری مخلوقات کو فائدہ پہنچا رہی ہیں اور ان کی دیگر ضروریات پوری کر رہی ہیں۔

موسمیاتی تغیر:

سائنس نے جہاں انسانوں کے لئے خدا کی تخلیقات سے استفادہ کرنے کے لئے نعمتیں فراہم کی ہیں وہاں انسانی زندگی کو پیش آنے والے خطرات سے بھی آگاہ کیا ہے اور آج کل جس خطرے کی نشاندہی کی جا رہی وہ موسمیاتی تغیر ہے۔

موسمیاتی تبدیلی دراصل آب وہوا کے قدرتی نظام میں پیدا ہونے والے بگاڑ کا نام ہے جس کی بڑی وجہ انسانی طور طریقوں، معمولات، استعمالات اور خواہشات کا بگاڑ ہے صحت مند معاشرے کے لئے صاف ستھرا ماحول بہت ضروری ہے صاف ستھرے ماحول میں ایسے اجزاء کا شامل ہونا جو اس کی قدرتی حالت کو تبدیل کر دیں ماحولیاتی تبدیلی ہے یہ تبدیلی بہت بڑا مسئلہ بن کر ابھر رہا ہے دورِ حاضر میں اس تبدیلی میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے۔

ذرائع ابلاغ اور اس کی اہمیت:

دورِ حاضر کی حقیقت ہے یہ وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ابلاغ بلغ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پھیلانا یا پہچانا اسی سے لفظ تبلیغ بنا ہے اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں اس کو میڈیا کہتے ہیں۔ اس میں

پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا شامل ہیں ابتدائے انسانیت سے ہی میڈیا کا کردار رہا ہے گفتگو Dialogue وہ ذریعہ ہے جو آدم وحوا کے درمیان ہوا تمام انبیائے کرام نے جو ہدایت دیں جو رستہ دکھلایا ان کا ذریعہ یہ میڈیا ہی تھا ان کو جو صحیفے دیے گئے ان کے ذریعے لوگوں سے گفتگو اور اللہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ یہی میڈیا ہے ہر دور میں مختلف انداز سے مختلف زبانوں میں میڈیا کا کردار رہا ہے قرآن میں نبی پاک ﷺ کو واضح طور مبلغ فرمادیا گیا۔ آپ ﷺ کی رسالت کا مقصد فرمایا دیا گیا بلکہ آپ سے پہلے کے انبیاء کا ذکر بھی فرمایا گیا کہ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۴)

اور ہم نے تم سے پہلے بھی مرد ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔

یعنی خبر کو پہنچا دینے والے، یہ وہ انبیاء کرام تھے جن کو اللہ نے اپنا نمائندہ منتخب فرمایا اور وقتاً فوقتاً ان کو وحی فرمایا کرتے، جو وہ من وعن پہنچا دیتے۔

میڈیا کا کیا کردار ہے کیا ذمہ داریاں ہیں، اس کو بہت مختصر الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مکمل طور پر ان الفاظ میں فرمادیا۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ-(۵)

اے پیغمبر علیہ السلام جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا وہ لوگوں تک پہنچا دو

تبلیغ کا حکم اور مبلغ کا کردار اس آیت سے واضح ہے یعنی جو باتیں آپ تک پہنچ رہی ہیں وہ اسی طرح لوگوں تک پہنچا دیں اور ہم دیکھتے ہیں کس طرح تکالیف برداشت کر کے، اپنوں پر ظلم دیکھتے ہوئے، لوگوں کے برے رویے کے باوجود نبی پاک ﷺ نے جو پیغام تمام لوگوں کو پہنچایا دنیاوی لالچ دی گئی مگر آپ ﷺ نے اپنا کردار مکمل دیانت داری سے نبھایا۔

آپ ﷺ نے اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کرتے ہوئے اللہ کے احکامات کو نہ صرف پہنچایا بلکہ اُن کے ذہنوں اور دلوں میں اپنے رویے سے اپنی بات سے اپنے عمل سے اس کو راست کر دیا آپ ﷺ کی مکی زندگی ہو یا مدنی زندگی آپ ﷺ نے دونوں ادوار میں واضح کر دیا کہ میڈیا ہی وہ ذریعہ ہے جو معاشرے کو اچھا اور بُرا بنا سکتا ہے۔

"رسول اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کو ہدایت فرمایا کرتے، تم جہاں تبلیغ حق کے لیئے جاؤ وہاں تمھاری آمد لوگوں کے لئے باعثِ خوشخبری ہو باعثِ نفرت نہ ہو اور تم لوگوں کے لیئے سہولت کا موجب بنو تنگی اور دشمنی کا ذریعہ نہ بنو" (۶)

موجودہ دور میں میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعے بڑے بڑے اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں بزورِ طاقت اور جنگ وجدال کے ساتھ انسانی ہاتھوں اور پیروں میں زنجیریں ڈال کر انھیں جکڑا جاسکتا ہے لیکن انسانی ذہن کو نہیں البتہ دورِ حاضر میں میڈیا ایسا اہم ترین ہتھیار ہے جس کے ذریعے "طاقت کا استعمال کیے بغیر کسی بھی قوم کے ذہن کو پابند تو نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیا سوچے مگر میڈیا کے ذریعے سوچ کی لہروں کو ایک سوچے سمجھے راستے پر گامزن کیا جاسکتا ہے یہی میڈیا کا کمال ہے میڈیا نہایت خاموشی سے اپنے ہدف تک پہنچ کر مطلوبہ مقصد حاصل کر لیتا ہے"

اپنی بات کو بھرپور طریقے سے سچائی سے لوگوں تک پہنچانا ہی میڈیا کی ذمہ داری ہے اور اس سے وابستہ افراد ہی عصرِ حاضر میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے نبی پاک ﷺ کی سیرت کی روشنی میں سب سے بڑے مسئلے موسمیاتی تغیرات پر قابو پا سکتے ہیں، میڈیا ہی وہ ذریعہ ہے جو دورِ جدید کے اس سب سے بڑے مسئلے کی طرف لوگوں کی توجہ دلا سکتا ہے اور اس کے منفی اثرات

لوگوں تک پہنچانے اور اس سے نمٹنے کے لئے ذرائع لوگوں تک پہنچا سکتا ہے، میڈیا کی کیا ذمہ داریاں ہیں اس پر بات کرنے سے پہلے موسمیاتی تغیرات کے اسباب کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

موسمیاتی تغیرات کے اسباب:

انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا اور اس کے تصرف میں یہ تخلیقات دے دیں اور فرمادیا۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ (۷)

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمھارے لئے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے

یعنی زمین پر جو تخلیقات ہیں وہ انسان کے استعمال میں دے دیں جیسے زمین، سمندر، پہاڑ، جنگلات وغیرہ تاکہ انسان ان سے اپنی ضروریات پوری کرے اور فائدہ اٹھائے انسان نے فائدے حاصل کرنا شروع کیے اور مادی زندگی کو پُر تعیش بنانے کے لیئے صنعتوں کی بنیاد رکھی زمین کے مختلف حصوں میں جدید مشینری کا استعمال، کھدائی اور دوسرے اقدامات کرنا شروع کیے جس کے نتیجے میں ماحول آلودہ ہونا شروع ہو گیا اور قدرتی نظام میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ جدید دور میں موسمیاتی تغیرات دراصل آب وہوا کے قدرتی نظام میں پیدا ہونے والے اسی بگاڑ کا نام ہے جس کی بڑی وجہ انسانی طور طریقوں، معمولات، استعمالات اور خواہشات کا بگاڑ ہے موسمیاتی تغیرات کا معاملہ دراصل بنیادی طور پر عالمی درجۂ حرارت میں تبدیلی سے منسلک ہے ارشاد ربانی ہے کہ:

وَلَاتعثوا فِی الارض مفسدین (۸)

اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو

اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ نے جہاں زمین کو انسانوں کے لیئے مسخر کر دیا وہیں اس بات کی تاکید فرمادی کہ زمین پر فساد نہ کریں اس سے مراد مادّی فساد بھی ہے کہ زمین کا استعمال بھی درست طریقے سے کیا جائے تاکہ ماحول کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ ماحول کی خطرناک حد تک تبدیلی انسان اور دیگر مخلوقات کے لئے نقصان کا سبب ہے مگر انسان اپنی اس ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گیا اور مادّی زندگی کی دوڑ میں آگے نکل جانے کی کوشش میں ایسے وسائل پیدا کرتا چل گیا جو بظاہر تو انسانی فائدے کے لئے ہیں مگر فساد فی الارض کا سبب بنتے چلے گئے موحولیاتی تغیرات کا سبب بنے اور اب بے تحاشہ بارشوں کا ہونا اور اس کے نتیجے میں سیلاب کا آنا، عمارتوں کا زمین بوس ہونا، خطرناک بیماریوں کا حملہ، پانی کے بہاؤ میں تبدیلی یہ تمام چیزیں عالمی طور پر مکمل تغیر کا باعث بن رہی ہیں ترقی یافتہ ممالک تو اپنے وسائل استعمال کرتے ہوئے ان موسمیاتی تغیرات سے نبرد آزما ہیں مگر ترقی پذیر ممالک اس دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور ان موسمیاتی تغیرات کے نتیجے میں اُن آفات سے نبرد آزما رہتے ہیں اور ترقی یافتہ کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔

پانی کا غلط استعمال:

وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ (۹)

اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی

ذاتِ باری تعالیٰ کی تخلیقاتِ جاندار کی بنیاد ہی پانی ہے، پانی صرف انسانی ضرورت پوری نہیں کرتا بلکہ پودے، جانور،

حشرات ہر مخلوق پانی کے بغیر بے جان ہے قرآن وسنتِ نبوی ﷺ سے واضح ہے کہ پانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے پانی کا استعمال روزمرہ معمولات کا حصہ ہے پینے کے علاوہ کھانا بنانے، کپڑے، نہانے دھونے یعنی پورے دن کی شروعات سے اختتام تک پانی کا کردار لازم وملزوم ہے مگر اس کے استعمال میں اسراف بھی معمول بنتا جارہا ہے اگر پودوں کو دینا ہے تو ضرورت سے زیادہ دے دیا جاتا ہے نہانے دھونے میں جدید ایجادات سے استفادہ کرتے ہوئے بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف زیادہ استعمال کیا جاتا ہے بلکہ پھر اس کی نکاسی کا معاملہ بھی ہوتا ہے نکاسی آب بہت بڑا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے آب وہوا میں مسلسل تغیر پیدا ہورہا ہے کیونکہ ہر آلودہ پانی ماحول میں خرابی کا باعث بنتا ہے گوکہ فرمانِ رسول ﷺ ہے کہ

الطھورُ شطر الایمان(۱۰)

طہارت ایمان کا حصہ ہے

انسانی سوچ کہ ہم اس طرح پانی خرچ کر کے طہارت کا حصہ بن رہے ہیں صفائی کا حکم ضرور دیا گیا مگر اسراف کی ممانعت کے ساتھ۔

اللہ نے اس آیت میں پانی کے اسراف کے نتائج سے خبردار فرمادیا!

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُكُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ يَّاۡتِيۡكُمۡ بِمَآءٍ مَّعِيۡنٍ(۱۱)

فرمادیجئے۔ اگر تمھارا پانی (جو پیتے اور استعمال کرتے ہو) صبح خشک ہوجائے تو کون ہے جو تمھیں بہتا ہوا پانی لادے۔

اس آیت سے واضح ہے کہ استعمال میں اسراف پانی کے خاتمے کا سبب ہوگی اور یہ اسراف ہم موسمیاتی تغیر کی صورت میں دیکھ رہے ہیں کہ سمندروں کی سطح میں اضافہ ہورہا ہے جس کے نتیجے میں خشکی، جزیروں میں تبدیل ہورہی ہے اور انسانی حیات کے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے۔

جنگلات کی کٹائی:

موسمیاتی تبدیلی کا ایک اور بڑا سبب درختوں کی حفاظت نہ کرنا ہے، جنگلات کی کٹائی سے آب وہوا متاثر ہوتی ہے درخت جوکہ آکسیجن کی صنعت کہلاتے ہیں ان کا خاتمہ حیات کا خاتمہ ہے صحت افزا ہوا کے لئے درخت پودے بہت ضروری ہیں اور اس جدید دور میں اس قدرتی صنعت سے استفادہ کے بجائے اس کو ختم کرکے مسلسل موسمیاتی تغیر کا ذریعہ بنایا جارہا ہے۔

درختوں سے فضائی وزمینی آلودگی کم ہوتی ہے زمین سیلابوں سے محفوظ رہتی ہے ضروری مصنوعات تیار ہوتی ہیں اور ان جنگلات کی وجہ سے جنگلی جانور کا زندہ رہنا ممکن ہے جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے آب وہوا آلودہ ہوجاتی ہے آج کل جو ہیٹ اسٹروک کا خطرہ رہتا ہے یہ معاشرے میں درختوں کی کمی کی وجہ سے ہے اور یہ مسلسل کمی ہی موسمیاتی تغیر کا سب سے بڑا سبب ہے۔ یہ وہ خاص خاص وجوہات ہیں جو موسمیاتی تغیرات کا سبب بنتی ہیں۔

صنعتیں اور موسمیاتی تبدیلیاں:

انسان نے مادّی ترقی کے لئیے صنعتوں کی ابتدا کی اور ان صنعتوں میں کوئلے کا استعمال ہوا ٹنوں کے حساب سے یہ کوئلہ جلانے کی صورت میں آب وہوا میں تپش کا اضافہ ہوتا چلا گیا یہ صنعتیں پہلے شہروں میں ہی قائم کی جاتی تھیں جس سے آبادی بہت متاثر ہونا شروع ہوئی ان صنعتوں میں پہلے کوئلہ اور پھر گیس کے ذریعے چیزوں کی بناوٹ ہونے لگی اور جس قدر ان صنعتوں میں اضافہ ہورہا ہے اتنی ہی تیزی سے ماحول میں درجۂ حرارت میں تبدیلی پیدا ہورہی ہے گوکہ یہ صنعتیں انسانی ضروریات کو پورا

کر رہی ہیں مگر ضروریات کے ساتھ نمود و نمائش کا سامان، عیش عشرت کا سامان بنانے کے لئے جن صنعتوں کا قیام عمل میں آرہا ہے اُس کے نتیجے میں آب و ہوا میں نقصان دہ جراثیم کا اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَمَنۡ یَّكُنِ الشَّیۡطٰنُ لَهٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا (۱۲)

"اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے، خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا"

جب اللہ تعالیٰ نے نمود و نمائش کی ممانعت فرمادی تو یہ صرف اخلاقی نہیں بلکہ کائنات کی حفاظت کے لئیے بھی ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسانی حفاظت کے لئے ہر حکم فرمادیا اور اگر ان کو مادی معنوں میں لیا جائے تو اس موسمیاتی تغیرات کا یہ ایک سبب صنعتی واضح ہے اور یہ صنعتیں صرف ایندھن کے ذریعے نقصان نہیں پہنچارہیں بلکہ ان سے جو فاضل مواد نکلتا ہے وہ سمندر کا حصہ بنتا ہے جو کہ نقصان دہ ہے کیونکہ پانی کو خطرناک حد تک یہ مواد نقصان پہنچاتا ہے یعنی یہ صنعتیں فضائی آلودگی کے ساتھ ساتھ زمینی سطح اور آبی ذخائر کو بھی نقصان پہنچارہی ہیں اور یہ موسمیاتی تغیر کا باعث بن رہی ہیں۔

دھواں اور گیسیں:

اس میں ٹرانسپورٹ کا دھواں، اینٹوں کے بھٹوں کی آگ کا دھواں، جنریٹر اور دوسری مشینوں کا دھواں اور سب سے بڑھ کر سگریٹ کا دھواں شامل ہیں یہ دھواں مختلف گیسوں کا سبب بھی ہے جو موسمیاتی تغیرات کا سبب بنتی ہیں آجکل پاکستان میں دیکھا جائے تو لاہور، کراچی یہ ایسے شہر ہیں جو موسمیاتی تغیرات کا بہت بڑا سبب ہیں بلکہ لاہور کو ایک اور موسم اسموک کا سامنا بھی ہے جس کی وجہ سے بیماریوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

موسمیاتی تغیرات سے بچاؤ اور میڈیا کی ذمہ داریاں:

موسمیاتی تغیرات اور میڈیا کی ذمہ داریاں موضوعِ اصل ہے لیکن اس کے لئے اُن اسباب کا جاننا ضروری تھا جس کے تدارک کی کوشش کی ذمہ داری میڈیا کی بھی ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ الحجرات میں فرمادیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا (۱۳)

اے ایمان والو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو ایسا نہ ہو کہ کہیں تم نادانی سے کسی قوم کو ضرر پہنچادو پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔

یعنی خبر کو آگے پھیلانے سے پہلے تحقیق کرلیں۔

یہاں فاسق کو بالخصوص کہا گیا مگر اس آیت کی تشریح کی جائے تو یہ پورے معاشرے کے لئے راہِ ہدایت ہے یہی ذمہ داری میڈیا پر بھی عائد ہے میڈیا چاہے پرنٹ ہو الیکٹرانک یا سوشل اس کی ذمہ داری درست خبر درست انداز لوگوں تک پہنچانا ہے۔ موسمیاتی تغیرات کے اسباب یہاں مختصراً ذکر کیے گئے ہیں تاکہ میڈیا کی ذمہ داریوں کی نشاندہی بآسانی کی جاسکے۔

موسمیاتی تغیرات ایسا عالمی مسئلہ ہے کہ اگر اس سے بچنے کے لئے کوششیں بڑھائی نہ گئیں تو بہت جلد دنیا تباہی کے دہانے پر ہوگی اور اس میں سب سے اہم کردار اور ذمہ داری میڈیا کی ہے اللہ نے اس کا ذکر سورہ الحجرات میں فرمادیا۔

پانی کا استعمال اور میڈیا کی ذمہ داریاں:

وَجعلنا من الماءِ کُلَّ شئً

''اور ہم نے ہر چیز پانی سے بنائی'' (۱۴)

تخلیق کائنات مکمل طور پر پانی سے ہوئی انسان کے حوالے سے سائنس کا نظریہ ہے کہ انسان کی تخلیق سپل سے ہوئی سپل میں سائٹو پلازم ہے اور سائٹو پلازم ٪80 پانی سے بھرا ہوتا ہے۔

پانی تمام مخلوقات کی زندگی ہے پانی کا استعمال کب پانی کا استعمال کس طرح کیا جائے اس سلسلے میں میڈیا پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ میڈیا لوگوں میں پانی کے صحیح استعمال کا شعور پیدا کرے پانی کے استعمال کے ایسے ذرائع کی پبلسٹی کرے جن سے پانی کم استعمال ہو اور ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ انسانوں کو یہ احساس دلائے کہ پانی کے بے دریغ استعمال نہ صرف پانی کا ذیاں ہوتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں ماحول میں آلودگی پیدا ہوتی ہے اور موسمیاتی تغیر جسے مسائل بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

میڈیا اس سروے کو سامنے لائے جو سائنسدان سمندروں کے حوالے سے تجربات سے واضح کررہے ہیں کہ کس طرح پانی کے اضافے سے سمندروں کی سطح بلند ہو رہی ہے اور جس کے نتیجے میں متعدد جزیرے نیست و نابود ہوتے چلے جائیں گے اور انسانی زندگی کی بقا کو خطرہ بڑھتا چلا جائے گا۔

پانی کا استعمال اور ذرائع کا مسلسل دینی دنیاوی اعتبار سے سامنے لاتے رہیں اسلامی اصولوں کے تحت صفائی وستھرائی کو واضح کریں جیسا کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے۔

اذا استیقظ احد کم من نومہ فلیغسل یدہ (۱۵)

تم میں سے کوئی جب سو کر اٹھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ دھولے

اب یہاں پانی کے استعمال کا حکم ہے اس کو استعمال کس طرح کرنا ہے استعمال میں احتیاط کیا کرنی ہے یہ تمام باتوں کو لوگوں تک پہنچانا اور اس پر عمل کرنے کے لئے اکسانا میڈیا کی ذمہ داری ہے۔

اس سلسلے میں درج ذیل آیت کی روشنی میں میڈیا پانی کے استعمال کرنے اور غلط استعمال کو روکنے کی وضاحت کر سکتا ہے۔

کُلوا وَاشربُوا مِنۡ رزقِ اللہِ وَلا تعثو فی الارض المفسدین (۱۶)

کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق ہے اور زمین پر فساد برپا کرنے والے نہ بنو

اس میں وضاحت فرمادی کہ پانی کا استعمال کر دیں مگر فساد نہ کریں فساد صرف لوگوں کو ضرر پہچانا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی عطا کردہ چیزوں کا غلط استعمال بھی فساد کی ایک قسم ہے۔

نکاسی آب اور میڈیا کی ذمہ داری:

پانی کا صرف استعمال اہمیت نہیں رکھتا بلکہ پھر اس کا نکاس کیسے ہو اس سلسلے میں جو جگہ جگہ بہتے ہوئے گٹر صنعتوں سے نکلا ہوا فاضل مواد، ہوٹلوں اور دیگر کاروباری جگہوں کا استعمال شدہ پانی جو کہ ایسی گلیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو انسانی صحت درختوں اور صاف پانی کے لئے نقصان دہ ہیں پانی کے استعمال کے ساتھ ساتھ اس کی نکاسی کا بھی درست بندوبست ہو اور اس سلسلے میں میڈیا اُن جگہوں کی نشاندہی کر سکتا ہے اور نہ عمل نہ ہونے پر بار بار یاددہانی مختلف طریقوں سے کرواسکتا ہے عوام الناس کو اس

طرف راغب کر سکتا ہے کہ گندگی دیکھ کر گذرانہ جائے بلکہ س کو ختم کروانے کی کوشش کی جائے اس کے کراہت کی جائے۔ الغرض یہاں موسمیاتی تغیرات کے حوالے سے میڈیا کی یہ چند خاص عوامل کے حوالے سے ذمہ داریاں تحریر کی گئیں، شجر کاری کا اہتمام، پانی کو صاف رکھنے اور اس کے درست استعمال، زراعت کا بیان صنعتوں کے قیام میں احتیاط یہ تمام عوامل وہ ہیں جن میں احتیاط سے ہی موسمیاتی تغیرات سے بچا جا سکتا ہے۔

میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ حکومتِ وقت کی اس سلسلے میں مدد کرے اور اگر حکومت کی طرف سے اس میں کوتاہی ہو رہی ہو تو اس کی نشاندہی کرے یہی اصل مبلغ کا کردار ہوتا ہے کہ تمام تکلفات کو بالائے طاق رکھ کر معاشرے کے تمام افراد کے فائدے کا سوچا جائے۔

شجر کاری کا اہتمام اور میڈیا کی ذمہ داری:

میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ صاف ستھرے ماحول کے لئے لوگوں میں یہ شعور بیدار کرے کہ صحت مند معاشرے کے لئے صاف ستھرا ماحول بہت ضروری ہے۔ درختوں کے فوائد سائنسی نقطۂ نظر ہے اور سیرت النبی ﷺ کے ذریعے لوگوں تک پہنچائے قرآن میں بار بار جو نباتات کا ذکر کیا گیا درختوں کا ذکر کیا گیا اس کے ذریعے سے اللہ کی تخلیقات کو لوگوں نے ذہنوں میں اجاگر کرے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يغرس غرساً أو يزرع زرعا فيأكُلُ منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة (۱۷)

جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کرے گا اور اس سے کوئی پرندہ انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔

اس حدیث سے درختوں کو اگائے اور زمین آباد کرنے کی وضاحت ہوتی جہاں یہ کوشش پر صدقہ ہے وہاں انسانوں کی جان کی حفاظت بھی ہے اور میڈیا انسانوں میں احساس بار بار تاکید سے باقی رکھ سکتا ہے ایک اور جگہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا!

إِن قامتِ الساعة وفي يدِ احدكم فسيلة فإن استطاع انْ لاّ يقوم حتى يغرسها فليغرسها (۱۸)

اگر قیامت آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے اور وہ اسے لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو۔

کیا اجر ہے درخت لگانے کا اگر عوام الناس کے سامنے اسی طرح کی احادیث بار بار دہرائی جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ماحول آلودہ ہوا سے پاک ہو جائے میڈیا کی ذمہ داری تمام اداروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ وہ ادارہ ہے جو لوگوں میں اس بات کا شعور بیدار کرتا ہے کہ وہ معاشرے میں کس طرح اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں ساتھ ہی حکومتِ وقت کے ساتھ مل کر شجر کاری کی مہمات میں اضافہ کروائے۔

ان مہمات کو صرف شہروں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ جو علاقے غیر آباد ہیں ان کو بھی آباد کروانے میں اہم کردار میڈیا کا ہو سکتا ہے وہ ایسے علاقوں کی نشاندہی کریں جہاں شجر کاری کی ضرورت ہے زمین آباد کرنے کی ضرورت ہے اور نہ صرف نشاندہی ہو بلکہ ایسی مہمات کی جائیں اور ان کی تشہیر کی جائے۔ اس کی مثال ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ملتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کی آبادی اور زراعت کی طرف افتادہ زمینیں ہیں جو شخص ان کو آباد کرے گا اس کی

زمین کو آباد کرنے کی غرض سے اپنے قبضے میں لائے اور تین برس کے اندر آباد نہ کرے تو زمین اس کے قبضے سے نکل جائے گی (۱۹)

۔۔۔کیا حکم ہے یعنی بے روزگاروں، بے آبادکاروں، ضرورت مندوں کی مدد بھی اور ملک کی آبادکاری بھی اور مادی طور پر دیکھا جائے تو ماحول کی صفائی تھی۔

صنعتوں کے قیام سے پہلے حفاظتی اصول:

میڈیا اپنے توسط سے ایسے تمام علاقوں کی نشاندہی کرے جہاں صنعتیں قائم ہیں اور مختلف ذرائع سے ان کے قیام کے مقاصد سامنے لائے جائیں کہ کیا ایسی صنعتیں ہماری ضروریاتِ زندگی کے لئے ضروری ہیں ان کی تعداد کتنی ہونی چاہیے اور یہ قائم کردہ صنعتیں معاشرے میں آب و ہوا کو کس حد تک متاثر کر رہی ہیں ان کا ایندھن ماحول میں درجہ حرارت پر کتنا اثر انداز ہو رہا ہے، آبادی کے نزدیک تر تو نہیں ہیں میڈیا لوگوں تک یہ پہنچائے کہ کس طرح کے علاقے میں یہ صنعت قائم ہوسکتی ہے اور لوگوں میں یہ شعور پیدا کرے کہ اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر رکھیں اور کسی بھی فیکٹری وغیرہ کے قیام کی صورت میں تمام قوانین کو مدِ نظر رکھا جارہا ہے یا نہیں دھویں کا اخراج کتنا ہو رہا ہے اور فاضل مادّے کے تلف کرنے کا کیا نظام رکھا گیا سوشل میڈیا جو دورِ حاضر کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اُس کے ذریعے مختلف پروگراموں میں صنعتوں کا قیام کے قوانین اُجاگر کیئے جائیں تاکہ لوگوں میں یہ احساس ہو کہ موسمیاتی تغیر کا باعث بننے والے عوامل میں حکومت کے مددگار ثابت ہوں۔

میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ حکومتِ وقت کی اس سلسلے میں مدد کرے اور اگر حکومت کی طرف سے اس میں کوتاہی ہو رہی ہو تو اس کی نشاندہی کرے یہی اصل مبلغ کا کردار ہوتا ہے کہ تمام تکلفات کو بالائے طاق رکھ کر معاشرے کے تمام افراد کے فائدے کا سوچا جائے۔

دھواں اور گیسوں کے زہریلے اثرات سے آگاہی:

میڈیا کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ ٹرانسپورٹ کے حوالے سے جو قوانین ہیں ان قوانین کو مشتہر کرے کہ کس طرح کی گاڑیاں سڑکوں پر لائی جائیں دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں، اینٹوں کے بھٹوں سے نکلنے والا دھواں، کوڑا کرکٹ کو جلانے پر خارج ہونے والا دھواں اور سگریٹ کا دھواں کس طرح انسانی زندگی کے خاتمے کا ذریعہ بن رہا ہے اس سے لوگوں کو آگاہی دینا ہے اور مسلسل اس موسمیاتی تغیر سے بچاؤ کے لئے تدابیر سے آگاہی دنیا اور حکومتی سطح پر بھی اس پیغام کو پہنچاتے ہوئے اس سے بچاؤ کے اقدامات پر عمل کروانا ہے۔

میڈیا کی یہ چند خاص عوامل کے حوالے سے ذمہ داریاں تحریر کی گئیں، شجرکاری کا اہتمام، پانی کو صاف رکھنے اور اس کے درست استعمال، زراعت کا بیان صنعتوں کے قیام میں احتیاط یہ تمام عوامل وہ ہیں جن میں احتیاط سے ہی موسمیاتی تغیرات سے بچا جاسکتا ہے۔

خلاصہ:

موسمیاتی تغیرات جو عصرِ حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے انسانوں کا اپنی ذمہ داری کا صحیح طریقے سے پورا نہ کرنا، فطرت سے نبرد آزما ہونا، تخلیقات الٰہی کا غلط استعمال یہ تمام ایسے عوامل ہیں جو اس موسمیاتی تغیر کا سبب

بنے اور جب تک قرآن وسنت جس کے ذریعے صدیوں پہلے انسانوں کو زندگی کے مکمل اصول دین ودنیا کے حوالے سے سکھادیے گئے اُن پر عمل نہ ہوگا اس وقت تک اس پر قابو نہیں پایا جاسکتا میڈیا اس تمام صورتحال میں قواعد ضوابط کو مدِّ نظر رکھ کر اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے لوگوں میں یہ شعور اور احساس بیدار کرے کہ دنیاوی تخلیقات کا استعمال کیسے کیا جائے اور ان اقدامات پر عمل کروائے جو موسمیاتی تغیر سے بچاؤ کے لئے ضروری ہیں۔

تجاویز:

اگر ہم بحیثیت ایک فرد کے اپنا کردار ادا کریں تو اس بیت بڑے مسئلے سے بخوبی نبرد آزما ہو سکتے ہیں۔

۱۔ٹریفک کے دھویں سے بچنے کے لئے ہائبرڈ گاڑیاں استعمال کی جائیں۔

۲۔سائیکل چلانے والے کو حقارت سے دیکھنے کے بجائے سائیکل چلانے کو ترجیح دیں جو ماحولیاتی آلودگی میں کمی کا ذریعہ ہے۔

۳۔ فیکٹریوں کے دھویں اور زہریلی گیسوں کے لئے سدِباب کیا جائے۔

۴۔کوڑا کرکٹ کو جمع کر کے جلایا نہ جائے۔

۵۔کوشش کی جائے گندگی کے ڈھیر نہ لگیں۔

۶۔پانی کے درست استعمال کی کوشش کی جائے اور دیگر افراد کو بھی احساس دلایا جائے۔

۷۔موسمیاتی تغیر کے خاتمے کے لئے سب سے بڑا کردار میڈیا کا ہے اور میڈیا ہی اس موسمیاتی تغیرات سے بچاؤ کے لئے اہم راہ ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

۱۔ القرآن۔۱۴:۳۲

۲۔ القرآن۔۳۶:۳۸

۳۔ القرآن۔۴:۳۹-۳۶

۴۔ القرآن۔۲۱:۲۱

۵۔ القرآن۔۵:۶۵

۶۔ مودودی، سید الاعلیٰ، حکمتِ تبلیغ ۱۹۹۵، ادارہ ترجمان القرآن، ص ۲۱۲

۷۔ القرآن۔۲۲:۶۵

۸۔ القرآن۔۲:۶۰

۹۔ القرآن۔۲۱: ۳۰

۱۰۔ مرقاۃ المفاتیح، معارف الحدیث، بدائع الصنائع اول کتاب الطھارۃ، جلد ۳۔ ۲۴ تا ۲۶

۱۱۔ القرآن۔۷۷: ۳۰

۱۲۔ القرآن۔۴: ۳۸

۱۳۔ القرآن۔۴۹: ۶

۱۴۔ القرآن۔۳۰: ۲۱

۱۵۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل الجامع الصحیح جلد ا، ص ۵۰ حدیث نمبر ۱۶۲

۱۶۔ القرآن۔۲: ۶۰

۱۷۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح کتاب المزارعہ باب فضل الزرع والغرس اِذا کل منہ جلد اول حدیث نمبر ۲۳۲

۱۸۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ۲۰۰۱، بیروت، ۸۳۱۳۔

۱۹۔ شبلی نعمانی، الفاروق، مکتبہ رحانیہ، لاہور، ص ۱۸۸۔

۲۰ *Khan, Muhammad Bahar, Saad Jaffar, Imran Naseem, Muhammad Waseem Mukhtar, and Waqar Ahmed. "Nature Of 21 st Century's Global Conflicts Under The Global Powers' Geoeconomic Strategies And Islamic Ideology For Peace." Journal of Positive School Psychology 7, no. 4 (2023).*

۲۱ *Fatima, Noor, Sajid Anwar, Saad Jaffar, Amara Hanif, Hafiz Muhammad Hussain, Muhammad Waseem Mukhtar, and D. Khan. "An insight into animal and plant halal ingredients used in cosmetics." Int J Innov Creat Chang 14 (2020): 2020.*

۲۰ *Jaffar, Saad, and Nasir Ali Khan. "ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath." Rahat-ul-Quloob (2022): 01-09.*